لیکن بہت ہیں۔ وقار عظیم نے حسرت پر مشق سخن کی ہے بیچارے عالم ارواح میں کہہ رہے ہونگے "مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ" احسن مارہروی پر ضیا احمد نے بہترین مقالہ لکھا ہے، تصویر آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے۔ رشید احمد صدیقی پر علی عباس صاحب نہ لکھتے تو کرم کرتے، کہاں رشید احمد صدیقی کہاں دوسرے پیشہ ور مزاح نگار۔ "گویا یکے است بولہب و بوتراب شان"!۔

ڈاکٹر حبیب اللہ نے علی گڑھ کالج کے انگریز اساتذہ پر تاریخی مقالہ لکھا ہے، ایک ایک حرف قابل مطالعہ ہے۔ خواجہ غلام الثقلین پرنسپل کے فرزند ارجمند خواجہ غلام السیدین نے ایک طویل مقالہ سپرد قلم کیا ہے، مقالہ کی افادیت میں شبہہ نہیں لیکن سیدین صاحب کے ضرورت سے زیادہ قابلانہ انداز بیان نے اسے غیر دلچسپ بنا دیا ہے۔

اس نمبر میں بہت کچھ ہے۔ پھر بھی ایک تشنگی سی محسوس ہوتی ہے۔ شوکت علی، ضیاء الدین، میر محفوظ علی، عبدالرحمن صدیقی، شعیب قریشی، خلیق الزمان، غلام محمد، لیاقت علی، ناظم الدین، عبدالرب نشتر، جنرل ایوب خان، یہ سب بھی علیگ ہیں۔ ان کا بھی علی گڑھ پر حق تھا کچھ ذکر ان کا بھی ہوتا تو اچھا ہوتا۔ بہرحال بحیثیت مجموعی یہ نمبر اس قابل ہے کہ اسے محفوظ رکھا جائے۔ نسیم قریشی صاحب مدیر رسالہ کو اس قابل رشک کارنامے پر ہم مبارکباد دیتے ہیں۔

آداب واخلاق :۔

یہ مولانا عبدالرحمن صاحب ملتانی کی تالیف ہے، ضخامت تقریباً سوا چار سو صفحات، قیمت چھ روپے۔ ملنے کا پتہ:

ایم ثناء اللہ خاں۔ ۲۶۔ ریلوے روڈ۔ لاہور۔

تقسیم ہند کے بعد ہمارے اقدار حیات بدل گئے ہیں، اور بدلنے چاہئیں بھی، پہلے ہمارا نقطۂ نظر بہت سی چیزوں کا مجموعہ تھا۔ اب وہ اسلامی اقدار و احوال کا مجموعہ ہے، لیکن جب تک اسلامی آداب و اخلاق، تاریخی حیثیت اور استناد کے ساتھ ہمارے پیش نظر نہ ہوں۔ اس وقت تک ہم یہ بھی متعین نہیں کر سکتے کہ جن اسلامی اقدار و احوال کو ہم مرکز حیات بنانا چاہتے ہیں وہ دراصل ہیں کیا؟ اس ضرورت کو اس کتاب نے بڑی خوبی کے ساتھ پورا کر دیا ہے۔ متعدد عنوانات اور ابواب کے ماتحت، اسلامی آداب و اخلاق کا ایسا اچھا مجموعہ ہمارے سامنے آجاتا ہے کہ مسلمان تو مسلمان، غیر مسلم بھی اگر اس کا مطالعہ کر لیں تو ممکن نہیں کہ ان کے دل میں یہ تمنا انگڑائیاں نہ لینے لگے: "کاش ہم ان اصولوں کو اپنا سکتے"۔

ہم ایم ثناء اللہ صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں کہ انھوں نے وقت کی ایک بڑی ضرورت کی طرف توجہ کی اور مسلمانوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو پڑھیں اور اس کے مطالب و مقاصد کو اپنی زندگی کا محور و مرکز بنانے کی سعی کریں۔

(رئیس احمد جعفری)